نوید مسیحا

از قلم حافظ محمد عمار خان ناصر

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اس دنیا میں مخصوص اوقات میں، مخصوص مقامات پر اور مخصوص زمانے کے لیے فریضۂ رسالت کی ادائیگی کے لیے وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاءؑ کی ایک بہت بڑی تعداد بنی اسرائیل یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں مبعوث ہوئی۔

یاد رہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی نسل دو بڑے حصوں میں بٹ گئی تھی۔ ایک قبیلہ ہے بنو اسرائیل اور دوسرا قبیلہ بنو اسمٰعیل۔ بنو اسرائیل میں بے شمار انبیاء آئے اور مختلف لوگوں نے اپنے اپنے زمانے میں ان کا ظہور دیکھا۔ اکثر اسرائیلیوں نے اپنی بدمزاجی و بداخلاقی کی وجہ سے یا تو انبیاء کو قتل کر دیا یا پھر ان کو جھٹلا دیا۔ اس کے برعکس بنو اسمٰعیل میں صرف ایک نبی کا ظہور ہوا اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہودی اور عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتے اور دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے محض تعصب کی بنا پر آپ کی رسالت کا انکار کیا ورنہ ان کی کتابوں میں کثیر تحریف کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں واضح پیشگوئیاں موجود تھیں اور آج بھی ہیں۔

کعبہ کی تعمیر مکمل ہونے پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے مکہ میں کھڑے ہو کر ایک رسول بھیجنے کی دعا مانگی۔ قرآن میں وہ دعا ان الفاظ میں منقول ہے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اے خداوندا ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و سنت سکھائے اور ان کو پاکیزہ کرے بے شک تو غالب و دانا ہے۔

انجیل میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے ایک مددگار کی خوشخبری دی۔ اب تو خیر اصل انجیل موجود نہیں ہے۔ قرآن پاک نے اس اصل انجیل کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا:

إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تورات کی تصدیق کرنے والا اور آنے والے رسول کی خوشخبری دینے والا وہ رسول جس کا نام احمد ہے۔

موجودہ انجیل میں یوں مرقوم ہے:

"اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا۔ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶)

پھر لکھا ہے کہ

"لیکن مددگار یعنی پاکیزگی کی روح جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب چیزیں سکھائے گا اور سب باتیں جو میں

نے تم سے کہی ہیں وہ تمہیں یاد دلائے گا۔"

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۶)

ایک مقام پر لکھا ہے:

"پر جب وہ مددگار جسے میں تمہارے لیے باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کی رُوح جو باپ سے نکلتی ہے تو وہ میرے لیے گواہی دے گا۔"

(یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶)

ان آیات میں حضورؐ کو مددگار کہا گیا ہے۔ قدیم اُردو ترجموں میں مددگار کی جگہ "فارقلیط" لکھا گیا ہے اور یہ یونانی کے لفظ "پیریکلیوطاس" کا معرب ہے اور اس کا عربی میں صحیح ترجمہ احمد ہے جو کہ قرآن پاک میں مذکور ہے تو انجیل یوحنا میں جس مددگار کی بشارت دی گئی ہے اس سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں (یوحنا ۱۴: ۱۶، ۱۷) میں سچائی کی روح بولا گیا ہے اور ان کے تاقیامت نبی ہونے کی پیشگوئی ہے۔ مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ مددگار ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا یعنی وہ سچائی کی روح اس کے بعد حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:

"لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔" (یوحنا ۱۵: ۲۶)

اس میں مسیحؑ نے آنے والے رسول کے بارے میں فرمایا کہ وہ ان کے نام سے آئیں گے اور یہ بھی کہا کہ میری باتوں پر اکتفا نہیں ہوگا بلکہ سب باتیں تو آنے والا رسول کرے گا یعنی شریعت کی تکمیل کرے گا اور یہ بھی فرمایا کہ تم میری تعلیمات بھول جاؤ گے تو وہ تمہیں یاد کرائے گا اور اسی لیے قرآن پاک نے اپنے آپ کو یہود و نصاریٰ پر نگران کہا ہے اور عیسائی حضرت مسیح کی تعلیم یعنی توحید کو بھول کر تثلیث پر ایمان رکھتے تھے تو قرآن نے کہا کہ

وَلَا تَقُولُوا ثَلٰثَةٌ "تین خدامت کہو"

اور لوگ حضرت عیسیٰؑ کی بشارت سے انکار کرتے تھے تو حضورؐ نے فرمایا کہ میں ابراہیمؑ کی دعا اور عیسیٰؑ کی بشارت ہوں۔ اس کے بعد حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور اس کا مجھ میں کچھ نہیں۔" (یوحنا ۱۵: ۳۰)

حضرت مسیحؑ آنے والے رسول کو دنیا کا سردار کہتے ہیں اور اپنے آپ کو ان کے مقابلے میں کچھ نہیں سمجھتے اور انجیل متروک برناباس میں اس سے بھی زیادہ صراحت ہے۔ انجیل برناباس کی ۴۴ ویں فصل میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ

"کیسا مبارک زمانہ ہے جس میں یہ (رسول) دنیا میں آئے گا۔ اے محمد اللہ تیرے ساتھ ہو اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں۔"

اس کے بعد پھر مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کی روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔" (یوحنا ۱۵: ۲۶)

کیسا صریح بیان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کی گواہی دی اور انجیل کی تصدیق کی۔ عیسائیوں کی اصلاح کی اور حضرتؑ کی اصل شخصیت اور عظمت کو دنیا میں آشکارا کیا۔ حضرت مریمؑ کی پاکیزگی کو بیان کیا۔ حضرت المسیح کی صداقت تسلیم کرنے کو اسلام کا ضروری رکن قرار دیا اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں تمام غلط

عقائد کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔

پھر حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں کہ

"میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا.... لیکن جب وہ یعنی سچائی کی رُوح آئے گا تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا بلکہ جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔" (یوحنا ۱۶ : ۷ تا ۱۳)

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ رسول میرے بعد آئے گا اور میرے جائے بغیر وہ نہیں آئے گا اور چونکہ لوگ میری اصل تعلیمات کو بھول کر ان کا انکار کرتے ہوں گے تو وہ مددگار ان کو سزا دے گا اور لوگ میری تعلیمات کو بھول کر گمراہ ہو چکے ہوں گے تو وہ سچائی کی راہ دکھائے گا اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا۔

قرآن کریم نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

وَمَا ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

اور فرمایا کہ آئندہ کی خبریں دے گا۔ تاریخ شاہد ہے اور موجودہ سائنس گواہ ہے کہ حضورؐ کی پیش گوئیاں حرف بحرف پوری ہوئی ہیں۔

ان تمام آیات سے بالکل واضح ہو گیا ہے کہ حضرت محمدؐ کی صداقت کو عیسائی تعصب اور بُغض کی وجہ سے نہیں مانتے اور وہ دلیل یہ بتاتے ہیں کہ یہ پیش گوئیاں ذاتِ الٰہی کے تیسرے اقنوم روح القدس کے بارے میں ہیں لیکن آپ بغور ان پیشین گوئیوں کو پڑھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ کسی انسان کے بارے میں ہیں اور خدا کی ذات پر ان کے اطلاق کے لیے مسیحی قوم کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

بقیہ: شاہ ولی اللہ یونیورسٹی

پبلک ایڈمنسٹریشن کی تعلیم حاصل کرنا چاہیں اس کے لیے ترجیحی بنیادوں پر شاہ ولی اللہ یونیورسٹی کے گریجویٹ طلبہ کے لیے داخلہ کی سہولت ہو گی۔ جنرل کیڈر کے طلباء بی اے کے بعد اس کیڈر میں داخلہ لے سکیں گے۔ یہ فاضلین آگے چل کر سرکاری اور نجی شعبوں میں انتظامی امور کی نگہداشت و انصرام کی اہلیت پیدا کر سکیں گے۔

معہد اللغۃ العربیہ

چونکہ شاہ ولی اللہ یونیورسٹی کا اصل مقصد اسلامی علوم کے ذریعے اسلامی ڈھب میں سیرت سازی کرنا ہے اور اس امر کے بارے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ اسلامی علوم و فنون کے مصادر و منابع یا تو عربی ممالک رہے ہیں یا وہ عجمی ممالک جن میں علمائے اسلام نے بیشتر کام عربی زبان و ادب میں کیا ہے لہٰذا عربی زبان کا حصول اسلامی علوم کے حصول کے لیے ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اگرچہ تراجم و تعبیرات کے ذریعے دنیا کی کم و بیش ہر معروف زبان میں اسلامی لٹریچر در آیا ہے تاہم کوئی بھی شخص جو علوم اسلامیہ کے اصل سرچشموں یعنی قرآن، حدیث اور فقہ تک رسائی کا متمنی ہے وہ عربی زبان کے حصول سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے نصاب کمیٹی نے **معہد اللغۃ العربیہ** کے خصوصی ادارے کے قیام کی سفارش کی ہے۔

یہ ادارہ قدیم و جدید عربی زبان کی تدریس کا اہتمام کرے گا جس کے لیے اندرون ملک اور بیرون ملک سے اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں گی اور طلباء کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ عربی زبان میں تقریر و تحریر کے ذریعے اظہار مافی الضمیر اور علمی تحقیقات کی اہلیت پیدا کر سکیں۔